جناب خواجہ عبدالحمید صاحب

تاریخِ قادیان

حکیم مولوی نورالدین بھیروی جو ریاست جموں و کشمیر کی ملازمت ختم کرکے قادیان میں مرزا غلام احمد کے پاس سکونت پذیر ہوگیا تھا انتہائی درجہ کا غالی تھا۔ اس پر دہریت کا رنگ غالب تھا۔ وہ مرزا کی جماعت کا پہلا خلیفہ مقرر ہوا۔ چونکہ حکمت کے کاروبار میں اس کو دسترس حاصل تھی۔ مرزا غلام احمد جو اکثر بیمار رہتا تھا۔ اس کے لئے گولیاں بنا بنا کر دیا کرتا تھا۔ چنانچہ "زدجامِ عشق" کی مشہور دوا جو مثانہ کے لئے مفید اور "مقوی باہ" کے نام سے "الفضل" میں اب بھی اشتہار شائع ہوتا رہتا ہے، حکیم نورالدین نے تیار کی اور مرزا غلام احمد کی زبان سے کہلوایا کہ یہ "الہامی دوا" ہے جو بذریعہ الہام مجھ پر اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے۔ اس دوا کے پہلے نام مشہور دوائیوں کے ہیں مثلاً "ز" سے زعفران "د" سے دارچینی "ج" سے جائفل، "م" سے مشک وغیرہ وغیرہ۔ اور اس دوا کے بہت سے فائدے گنوائے۔ مرزائی اسے مرزا کی سنت سمجھ کر خریدتے اور گراں سے گراں قیمت ادا کر دیتے ہیں۔

مولوی نورالدین اکثر مرزا غلام احمد کو اکساتا تھا کہ وہ نبوت کا دعویٰ کرے اور اعلانِ بیعت کرے۔ مگر ابتدائی طور پر مرزا غلام احمد گھبراتا تھا۔ اگر کہیں اپنے مریدوں میں ظلی، بروزی وغیرہ الفاظ استعمال کرتا تھا تو اس کو عوام کا سامنا کرنا

مشکل ہو جانا اور عوام میں یہ بات بھی کہہ دیتا کہ مجھے کب حق پہنچتا ہے کہ دعوئ نبوت کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں۔

ایک دفعہ کسی شخص نے مولوی نورالدین بھیروی سے پوچھا کہ کیا حضور نبی اکرمؐ کے بعد نبی آسکتا ہے؟ تو مولوی نورالدین نے کہا کہ نہیں!

اس شخص نے کہا کہ اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو پھر؟

اس پر مولوی نورالدین کو معاً خیال آگیا کہ شاید مرزا غلام احمد نے کھل کر دعوئ نبوت کر ہی دیا ہو۔ لہٰذا فوراً جواب دیا "تو پھر ہم دیکھیں گے کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے یا جھوٹا!"

اس شخص نے اشارتاً کہہ دیا کہ تمہارے مرشد مرزا غلام احمد نے دعوئ نبوت کر دیا ہے۔

اس پر مولوی نورالدین نے کہا کہ یہ تو نبوت کی بات ہے، اگر مرزا غلام احمد قرآن کو منسوخ بھی کر دے، تب بھی میں اس کو سچا نبی ہی مانوں گا کیونکہ میں نے اس کو سچا پایا ہے" (ملاحظہ ہو سیرت المہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے)

ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ مولوی نورالدین کس قدر غلو میں مست تھے۔ ایسے غالی کے منہ سے جو بات بھی نکلے وہ صداقت کی میزان میں تولنا مناسب نہیں۔ اس کا غلو ہی اس کے کذب کی علامت ہے۔ مزید دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔

بہر حال حکیم نورالدین کے زمانہ تک مرزائی جماعت مذہبی فرقہ کا رنگ رکھتی تھی اور مولوی نورالدین کی وفات کے بعد مرزا غلام احمد کا بیٹا محمود احمد خلیفہ ثانی بنا تو مذہبی رجحانات کو ثانوی حیثیت دی اور قادیان کو ریاست بنانے کے خواب دیکھنے لگا اور اس خواہش کی تکمیل میں اس نے مختلف حربے اختیار کئے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے مختلف مسائل میں خواہ مخواہ کود کر مسلمان قوم کو انگریزی حکومت کے پوری طرح تابع کرنے کی کوشش کی اور مسلمانوں کے نام سے انگریزوں سے در پردہ ساز باز کی اور مختلف مفادات اٹھا کر اپنی پارٹی کو جس کا نام قادیانی احمدیہ جماعت رکھا گیا تھا، مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ پہلا فساد اپنی جماعت کے اندر ہی ڈکٹیٹر بن کر کیا یعنی مولوی محمد علی ایم۔ اے

کو قادیان سے جلا وطن کیا ۔ مرزا محمود اپنے مخالفین کو بدنام کرنے میں اور الزام لگانے میں ماہر تھا ۔ یورپ کی سیر سے اور اٹلی کی مسولینی پارٹی یعنی فسطائی پارٹی اور جرمنی کے ڈکٹیٹر ہراڈولف ہٹلر کی نازی پارٹی کے طور طریقوں سے بخوبی واقفیت حاصل کر لی اور برطانیہ کے سیاست دانوں سے سیاست، سکھوں سے قول و قرار کر کے ہندوستان میں اس کا ایجنٹ بن کر، برطانوی حکومت میں اپنی جماعت کو اقتدار دلوایا اور اس مفاد سے خوب ہاتھ رنگے اور آنے والے دور کی تیاری میں مصروف ہو گیا ۔ اپنے پسر ناصر احمد کو لنڈن میں تعلیم دلوائی اور سرکاری نبوت کی خلافت کیلئے چچا سام سے تربیت دلوائی ۔

خدام الاحمدیہ :

اپنی موجودگی میں ناصر احمد کو "خدام الاحمدیہ" جو مرزائیوں میں ۱۸ سال سے ۴۰ سال کے مرزائیوں کی لٹھ باز انجمن تھی ، کا صدر مقرر کیا ۔ ۱۸ سال سے چھوٹے بچوں کی انجمن "اطفال احمدیہ" کی صدارت اور اہم عہدوں پر اپنے خاندان کے چھوٹے نابالغ بچوں تک کو حکومت کرنے اور انداز حکومت سیکھنے کے لئے تیار کیا ۔

مرزائی عورت کی تنظیم :

اپنی زوجہ کو مرزائی عورتوں کی تنظیم "لجنہ اماء اللہ" کے نام پر حکومت کرنے کی سیاسی تربیت دی ۔ اپنی دختران کو دیگر سیاسی نامور عورتوں کے ساتھ میل جول کے طریقے اختیار کرنے کا ڈھنگ سکھایا اور اس طرح فضول خرچی جو جماعت کے تبلیغی فنڈ کے نام سے ہو رہی تھی ، اس میں سیاسی رقومات خرچ کرنے کا طریق اختیار کیا ۔ اور ساتھ ہی ساتھ مذہب کا لیبل بھی جاری رکھا ۔

نرالی تبلیغ :

ملاحظہ ہو :

" اس سلسلہ میں (بمقام شملہ) خود حرم حضرت اقدس (مرزا محمود) نے ایک پردہ پارٹی دی ، جس میں انگریز ، ہندو ، پارسی ، سکھ اور مسلم خواتین کثیر تعداد میں شریک ہوئیں ہمارے لاہور کے کمشنر صاحب مسٹر مایلز اور نگ کی خاتون بھی شریک ہوئیں ۔

سروجنی نائیڈو، کپور تھلہ کے شاہی خاندان کی خواتین ۔ ۔ ۔ تقریباً اڑھائی گھنٹہ تک یہ جلسہ شملہ کی مشہور فرم "ڈیوی کو" کے ہال میں رہا جہاں پردہ کا پورا اہتمام تھا اور نفیس ماکولات ومشروبات کا انتظام تھا۔ اس پارٹی میں حضرت ام المؤمنین (نصرت جہاں بیگم، مرزا غلام احمد کی زوجہ، اعوذ باللہ من ہذا الھفوات۔ ناقل) کا وجود باسعود بھی تھا اور پارٹی کو معزز میزبان کی طرف سے کامیاب بنانے میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (دختر غلام احمد) نے جس دلچسپی اور قابلیت کا اظہار فرمایا وہ ہر طرح سے شکریہ کے قابل ہے، میں ان واقعات کو سرسری نگاہ سے نہیں دیکھ رہا ہوں۔ یہ واقعات ہیں آئندہ سلسلہ کی شاندار ترقیات کی؟

(اخبار "الفضل" قادیان ج ۵ نمبر ۲۶، ۲۷، ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء)

بوڑھوں کی تنظیم "حزب اللہ":

مرزا محمود نے اپنی جماعت کے ۴۰ سال سے کر اسی سے زائد عمر کے لوگوں کی تنظیم کی، جس کا نام "حزب اللہ" رکھا۔ اس گروپ کا مقصد جماعت کے سرکاری ملازموں یا دیگر تجارت پیشہ لوگوں سے جماعت کے سیاسی مقاصد کے لئے چندے حاصل کرنا تھا اور مختلف فرضی نام رکھ کر اپنے مخالفین کو بدنام کرنا تھا۔ تقریری یا تحریری طور پر مخالفین کے خلاف جھوٹے الزام تراش کر بدنام کرنا اور راس روپے سے کامریڈ محمد حسین ٹین ساز کو خریدنا یا ایسے قماش کے لوگوں میں روپیہ تقسیم کرکے اپنی اپنی سخاوت۔ یا اسلام دوستی کا سرٹیفکیٹ لینا ہوتا تھا نیز نمائشی طور پر اجتماع کرکے دعاؤں پر زور دینا ہوتا تھا۔

قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ قادیان:

مرزا محمود خلیفہ قادیان نے ملک کے سیاسی افراد کی خاطر داری اور ان سے میل ملاقات کے لئے مسلم لیگ کے مقابلہ میں نیشنل لیگ بنا رکھی تھی اور قائداعظم مسلم لیگ کے مقابلہ کیلئے چوہدری اسداللہ خان بیرسٹر، برادرِ حقیقی چوہدری ظفراللہ خاں کو قائداعظم آل انڈیا نیشنل لیگ لکھتے تھے۔ جب پنڈت جواہر لال صدر کانگریس کی حیثیت سے لاہور آئے تو مرزا بیوں نے ان کا استقبال کیا، ملاحظہ ہو:

"پلیٹ فارم لاہور پر چوہدری اسداللہ خاں بیرسٹر ایم۔ ایل سی قائداعظم آل انڈیا

نیشنل لیگ کور" بہ نفسِ نفیس موجود تھے، اور باہر جہاں آکر پنڈت جی نے کھڑا ہونا تھا، جناب شیخ صاحب موجود تھے، ہجوم بہت زیادہ تھا۔ بالخصوص پنڈت جی کی آمد کے وقت مجمع میں بے حد اضافہ ہو گیا اور لوگوں نے صفوں کو توڑنے کی کوشش کی۔ مگر ہمارے والنٹیروں نے قابلِ تعریف نظم اور ضبط سے کام لیا، حلقہ کو قائم رکھا، پنڈت جی کے سیکشن سے باہر آنے پر جناب شیخ بشیر احمد (مرزائی ایڈووکیٹ، صدر انجمن احمدیہ لاہور جو بعد میں جج بنا اور اب مر چکا ہے) صدر "آل انڈیا نیشنل لیگ" (قادیان) نے لیگ کی طرف سے آپ کے گلے میں ہار ڈالا۔ کور کی طرف سے حسب ذیل ماٹو جھنڈوں پر خوبصورتی سے آویزاں تھے:

(1) BELOVED OF THE NATIONAL WELCOME YOU.

(2) WE JOIN IN CIVIL LITERATURE - UNION.

(3) LONG LIVE JAWAHIR LAL.

(اخبار "الفضل" قادیان ج ۲۳، ۳۱ مئی ۱۹۳۶ء)

لاہوری احمدیوں کا احتجاج:

"کانگریس کے اشتراکی صدر پنڈت جواہر لال نہرو کے اس استقبال اور قادیانی جماعت کی سیاسی قلابازی پر لاہوری احمدیوں نے احتجاج کیا:

"زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ جناب خلیفہ قادیان کانگرس کے اشد ترین مخالف تھے اور قادیانی حضرات نے کانگرس کے مقابلہ میں حکومت کی امداد کی اور "کارِ خاص" کی خدمات انجام دیں۔ آج وہ کانگریس کے ایک انتہا پسند اور اشتراکی خیالات رکھنے والے صدر کے استقبال میں حصہ لے رہے ہیں۔

افسوس، قادیانیوں نے اپنے اصلی کام تبلیغ کو پسِ پشت پھینک دیا، اور سیاسیات میں نہایت بھونڈے طریق سے حصہ لینا شروع کر دیا۔"

(اخبار "پیغام صلح" لاہور، ج ۲۴، ۳ جون ۱۹۳۶ء)

"احمدیہ کور":

احمدیہ کور" کی باقاعدہ پریڈ ہوتی، مختلف مقامات پر جلسے یا مناظرے پر اس کور" کو

(باقی بر صفحہ ۲۹)

مولانا قاری عبدالستار رفانی

قسط ۳

عصمت انبیاء علیہم السلام

دائمی حضوری

"عینان تنامان والقلب یقظان" کے مصداق انبیاء علیہم السلام کی صفاتِ کاملہ میں سے ایک صفت دائمی حضوری بھی ہے، جو تنہا ان کی عفت وعصمت کے لئے کافی ووافی ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے افرادِ انسانی کی حضوری میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور آسکتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان سے صدورِ معصیت کا امکان باقی رہتا ہے۔ لیکن حضرات انبیاء کرام کی دائمی حضوری میں سرِ مو فرق کا بھی امکان نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے عالمِ رؤیا کے تمام امور وحی شمار ہوتے ہیں اور ان کی نیند کے علوم بھی بیداری کے علوم کی حقیقت رکھتے ہیں۔ "لقد صدقت الرؤیا" اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے اور یہ تاجِ شہوار، ان کے سر کی پھبن ہے۔ ان کی نیند چونکہ بیداری کا حکم رکھتی ہے اسی لئے یہ ان کے لئے ناقضِ وضو نہیں ہوتی۔ اسی دائمی حضوری کی وجہ سے کسی وقت بھی تغافل و تساہل کا شکار نہیں ہوتے اور ہمیشہ ذاتِ اقدس سے ان "نفوسِ قدسیہ" کا لگاؤ رہتا ہے۔ ان حالات میں گناہ کا صدور کس وقت ہوسکتا ہے؟ صلی اللہ علیہم اجمعین!

عوارضِ طبعیہ سے حفاظت

انسانی طبعی عوارض میں سے ایک احتلام ہے جو عموماً شیطان کی چابک دستی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ حدیث میں بھی ہے:

"انما احتلام من الشیطان"

کہ احتلام کا سبب شیطانی خواب ہوتا ہے"